السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مریض کےلیے پانی میں پھونک مارنے اور دم جھاڑ اور تعویذ گنڈے کا کیا حکم ہے کہ اس میں کسی قدر لعاب بھی شامل ہوتا ہے اور پھر وہ مریض کو پلایا جاتا ہے اور اس لعاب سے شفا حاصل کی جاتی ہے یا اس آیت قرآنی یا ذِکر وغیرہ سے جو زبان سے پڑھا جاتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ جائز ہے، بلکہ علماء نے اس کے استحباب کی تصریح کی ہے۔ اور یہ مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ محققین سے بصراحت ثابت ہے۔ امام بخاری رحمة اللہ علیہ اپنی الجامع الصحیح میں فرماتے ہیں " باب النفث في الرقية" (یعنی دم کرتے ہوئے لعاب آمیز پھونک مارنا) اور پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث لائے ہیں کہ

''جب تم میں سے کوئی خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اسے چاہئے کہ جاگنے پر تین بار پھونک مارے اور اس کے شر سے تین بار اللہ کی پناہ طلب کرے، تو یہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گی۔'' (صحيح بخاري، كتاب الطب، باب النفث في الرقية، حدیث 5415-)

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پش کی ہے کہ:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں میں قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر پھونکتے (اس میں کچھ لعاب بھی ہوتا) پھر انہیں اپنے چہرے اور جسم پر جہاں تک ہاتھ پہنچتا پھیرا کرتے تھے۔'' (صحيح البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، حدیث 4729)

اسی طرح حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی وہ معروف حدیث پش کی ہے جس میں انہوں نے ایک مریض پر فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا۔ اور صحیح مسلم میں صراحت ہے کہ

''(وہ اس پڑھنے کے دوران میں اپنا لعاب جمع کرتے رہے اور پھر مریض پر پھونکا، چنانچہ وہ بھلا چنگا ہوگیا۔'' (صحيح مسلم، كتاب السلام، باب جواز اخذ الاجرة على الرقية۔۔۔، حدیث 2201''

ایسے ہی امام بخاری رحمة اللہ علیہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث بھی لائے ہیں کہ " نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دم میں یوں بھی ہے:

(تربة أرضنا، وريقة بعضنا، يشفى سقيمنا، باذن ربنا (صحيح البخاري، كتاب الطب، باب رقية النبي صلى الله عليه وسلم، حدیث 5413

''اللہ تعالیٰ کے نام سے ہماری مٹی، ہمارے ایک کا لعاب، ہمارے بیمار کو شفا ملے، ہمارے رب کے حکم سے۔''

امام نووی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''اس میں یہ بیان ہے کہ دم کرتے ہوئے کسی قدر لعاب بھی پھونکنا مستحب ہے، اس کے جواز پر اجماع ہے اور جمہور صحابہ کرام، تابعین اور ان کے بعد والوں نے اسے مستحب کہا ہے۔" (شرح النووي على مسلم: 7/332، حدیث 4065))

امام بیضاوی رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں کہ: "طبی تحقیقات اس بات پر گواہ ہیں کہ لعاب کو مزاج کی اصلاح و تعدیل میں بڑا عمل دخل ہے اور وطن کی مٹی بھی مزاج کی حفاظت اور دفع ضرر میں بہت موثر ہے۔۔ اور یہاں تک کہا کہ دم جھاڑ اور اوراد کے ایسے ایسے اثرات ہیں کہ ان کی حقیقت تک پہنچنے میں عقلیں قاصر ہیں۔

اور امام ابن القیم رحمة اللہ علیہ نے زاد المعاد میں دم جھاڑ میں پھونک مارنے اور اس کے اسرار پر ایک لمبی بحث کی ہے اور آخر میں کہتے ہیں کہ ''المختصر دم کرنے والے کی طبیعت ان خبیث نفوس کے مقابل میں آ جاتی ہے اور برے اثرات کے زائل کرنے میں پڑھنے والے کی طبیعت، اس کے دم اور لعاب سے بڑی مدد ملتی ہے اور پڑھنے والے کا اپنے دم اور لعاب سے مدد لینا بالکل اسی طرح ہے جیسے کوئی بد طبع اشیا اپنے ڈنک سے بیمار کر دیتی ہیں۔ اور اس پھونکنے میں ایک سر یہ بھی ہے کہ پاک یا خبیث طبیعتیں اس سے مدد لیا کرتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ جادوگر بھی وہی کچھ کرتے ہیں جو اہل ایمان کرتے ہیں۔ الخ''

جناب مہنا نے امام احمد رحمة اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو قرآن کریم کسی برتن میں لکھ کر مریض کو پلاتا ہے، فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ (امام احمد کے فرزند) جناب صالح کہتے ہیں کہ بسا اوقات میں بیمار ہو جاتا تھا تو والد گرامی پانی لے کر اس پر پڑھتے اور مجھے کہتے ہیں کہ اس سے پی لو اور کچھ سے اپنا منہ ہاتھ دھو لو۔

اور جو بیان ہوا یہ ان شاء اللہ آپ کے اس اشکال کا ازالہ کرنے کےلیے کافی ہے جو آپ کے علاقے میں مروج ہے کہ پانی پڑھ کر مریض کو پلایا جاتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر116

محدث فتویٰ